129865 ـ كيا ميت كے ساتھ دفن كرنے سے دوسرى ميت پر اثر پڑتا ہے ؟

سوال

كيا كسى ميت كے پہلو ميں دفن ہونے سے اثر پڑتا ہے، مثال كے طور پر كوئى شخص وصيت كرے كہ اسے فلاں كے پہلو ميں دفن كيا جائے اور فلاں كے پہلو ميں دفن مت كيا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو سائل كا كا مقصد يہ ہے كہ كسى ايك قبر ميں دو مسلمان ايك دوسرے كے پہلو ميں دفن كيے جائيں، تو ايسا كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ ہر مسلمان شخص كو عليحدہ قبر ميں دفن كرنا واجب ہے، ليكن ضرورت كى بنا پر ايك سے زائد كو ايك ہى قبر ميں دفن كيا جا سكتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور ايك ہى قبر ميں بغير كسى ضرورت كے دو ميتوں كو دفن نہيں كيا جائيگا " انتہى

ديكھيں: المغنى (2 / 222).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" بالاتفاق مشروع ہے كہ ايك قبر ميں دو مسلمان دفن نہيں كيے جائينگے، بلكہ ہر ايك كے ليے عليحدہ قبر كھودى جائيگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى نور على الدرب (1 / 337).

رہا يہ مسئلہ كہ آيا كوئى ميت كسى دوسرے كے پہلو ميں دفن ہونے كى صورت ميں متاثر ہوتى ہے يا نہيں، دوسرے لفظوں ميں آيا اگر پہلو ميں دفن ميت كو عذاب قبر ہو رہا ہے يا پھر اہل نعمت والا ہونے كى وجہ سے سعادت حاصل كر رہا ہے تو آيا سات والے كو بھى اس كا اثر ہو گا يا نہيں ؟

ہمارے علم كے مطابق تو سننت نبويہ ميں اس كى كوئى دليل نہيں ملتى "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ مسئلہ نص شرعی کا محتاج ہے اور توقیف کا محتاج ہے؛ کہ اگر پہلو میں دفن میت کو عذاب ہو رہا ہے تو اسے بھی اذیت ہوتی ہے، ہمارے علم کے مطابق تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں، اگرچہ بعض علماء رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ:

اگر ساتھ والی میت کو عذاب ہو رہا ہو تو پہلو میں دفن میت کو بھی اذیت ہوتی ہے، اور بعض اوقات اس کے پاس کوئی برا فعل کرنے کی بنا پر بھی اسے اذیت ہوتی ہے، لیکن مجھے تو سنت نبویہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملی جو اس کی تائید کرتی ہو "

واللہ تعالی اعلم " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (1 / 337).

اور ابو نعیم کی درج ذیل حدیث جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے فوت شدگان کو نیك و صالح لوگوں کے درمیان دفن کیا کرو، کیونکہ جس طرح برے پڑوسی کی وجہ سے زندہ شخص اذیت محسوس کرتا ہے اسی طرح میت کے پہلے میں برے شخص کی بنا پر میت کو بھی اذیت ہوتی ہے "

الحلية (6 / 354).

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے، دیکھیں سلسلة الاحاديث الضعيفة للالبانی حدیث نمبر (563).

اور ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث باطل ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ملتی " انتہی

دیکھیں: کتاب المجروحین (1 / 291).

علماء کرام کی ایك جماعت نے صالح اور نیك لوگوں کے پہلو میں میت دفن کرنا مستحب قرار دیا ہے، لیکن اس پر سنت نبویہ سے کوئی صریح دلیل ذکر نہیں کی، بلکہ یہ صرف بعض احادیث سے استنباط کرتے ہوئے کہا ہے، اسی طرح بعض علماء نے اس کا استنباط درج ذیل حدیث سے بھی کیا ہے:

" جب موسی علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ وہ انہیں ارض مقدس کے

اتنا قریب کر دے جتنی مسافت تك پتھر پھینکا جا سکتا ہو " متفق علیہ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

" ارض مقدس وغیرہ میں دفن ہونا پسند کرنے والے شخص کے متعلق باب " انتہی

ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" موسی علیہ السلام کا اپنے رب سے ارض مقدس کے قریب کرنے کے متعلق سوال کرنے کا معنی یہ ہے کہ (باقی علم تو اللہ کے پاس ہی ہے واللہ اعلم) کیونکہ ارض مقدس میں دفن ہونے کی فضیلت ہے کیونکہ وہاں انبیاء اور صالحین دفن ہیں، اس لیے فوتگی میں ان کا پڑوس اختیار کرنا مستحب ہو، بالکل اسی طرح جس طرح زندگی میں ان لوگوں کا پڑوس اور قرب ا ختیار کرنا مستحب ہے، اور اس لیے بھی کہ فاضل قسم کے لوگ جگہ بھی افضل ہی اختیار کرتے ہیں، اور وہ افضل اور بہتر لوگوں کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں " انتہی

دیکھیں: شرح ابن بطال (5 / 359).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں افضل جگہ اور اچھے و مبارك مقام پر دفن ہونے اور صالحین کے مدفن کے قرب کا استحباب پایا جاتا ہے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (15 / 128).

اور یہ مخفی نہیں کہ یہ حدیث اس مسئلہ میں صریح نہیں ہے، اور اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے ارض مقدس میں دفن ہونے کا استحباب اخذ کیا ہے، اور اس سے یہ استنباط نہیں کیا کہ نیك و صالح افراد کے ساتھ دفن ہونا مستحب ہے.

اور پھر کئی ایك سلف اور اہل علم سے نیك و صالح افراد کے ساتھ دفن کرنے کی وصیت وارد ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما نے وصیت کی تھی کہ انہیں عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر کے قریب دفن کیا جائے.

دیکھیں: الثقات لابن حبان (3 / 208).

اور امام بخاری رحمہ اللہ کے ساتھی غالب بن جبریل رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ انہیں امام بخاری رحمہ اللہ کے

پہلو میں دفن کیا جائے.

دیکھیں: المتفق و المفترق (3 / 201).

اور حافظ ابو بکر الخطیب رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ انہیں بشر بن الحارث کے پہلو میں دفن کیا جائے.

دیکھیں: تاریخ دمشق (5 / 34).

چنانچہ جو شخص ان علماء کی اقتدا کرتے ہوئے کسی نکي و صالح شخص کے پہلو میں دفن ہونے کی وصیت کرتا ہے تو اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ اسے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ کیونکہ سنت نبویہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا .

لیکن اتنا ہے کہ جس کا انکار کرنا اور لوگوں کو اس سے روکنا ضروری ہے وہ یہ کہ: کوئی یہ وصیت مت کرے کہ اسے فلاں جگہ یا فلاں کے پہلو میں دفن کرے تا کہ وہ اس میت کی برکت حاصل کر سکے، اور وہ میت اسے فائدہ دے گی یا پھر اللہ کے ہاں اس کی سفارش کریگی.

یہ سب کچھ غلط ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں، اور یہ اعتقاد رکھنا صحیح نہیں، بلکہ ایسا کرنا لوگوں کے لیے برے عمل کا باعث بن سکتا ہے، کیونکہ وہ کسی کی سفارش کا بھروسہ کرنا شروع کر دینگے.

مسلمان پر واجب اور ضروری یہ ہے کہ وہ موت کی تیاری کرے، اور اچھے و نیك و صالح اعمال کرے جو قبر میں اس کے لیے انس کا باعث ہونگے.

امام بخاری اور مسلم نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایك اس کے ساتھ رہتی ہے: اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال اور اس کا مال اور اس کا عمل جاتا ہے، اور اس کا اہل و عیال اور مال واپس آ جاتا ہے، اور اس کے ساتھ اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6514) صحیح مسلم حدیث نمبر (2960).

اور سلمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

" یقینا زمین کسی کی بھی تقدیس نہیں کرتی، بلکہ انسان کو اس کا عمل مقدس بناتا ہے "

اسے اما مالك نے موطا امام مالك حديث نمبر (1500) ميں روايت كيا ہے.

چنانچہ آدمى كے عمل برے ہوں تو اسے اچھا پڑوس كوئى فائده نہيں ديتا، اور اسى طرح اگر اس كے عمل اچھے ہوں تو اسے برا پڑوس بھى كوئى نقصان ديتا.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وه ہمارا خاتمہ اچھا كرے.

واللہ اعلم .